

رسالہ

وظیفہ روزی

ترجمہ کیا ہوا فقیر حقیر غلام قادر کا
غفر اللہ لہ ولوالدیہ
مغفرتہ تامۃ من لدیہ

رسالہ حصول الرزق بوصول الرزق سے حو
نالیف ہی مولانا جلال الدین سیوطی
رحمۃ اللہ تعالیٰ فی

مطبوع ہوا

مطبع مظہر العجائب

مین جسکے مالک فاضل اوحد

مولوی کبیر الدین احمد ہین

سنہ ۱۲۸۰ھ

۶۳ ۱۸ ع

٢٠٢٠
٢٠٢١

٣١٦٨٠
الف ٢٦
٥١٣٨

٢٠

١

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کرتے ہیں ہم اُس خداوند بندہ پروردگار کی
 جو اپنے خوانِ کرم سے ہمیں و طیفہ روزی کا دیتا
 ہی تاکہ ہم کھاپی کر ہر روز اُس کی بندگی میں حاضر
 رہیں، اور درود بھیجتے ہیں ہم اُس پیغمبر
 رہبر پر۔ کاقول و فعل ہمیں سایہ شکر گذاری
 کا بتاتا ہی تاکہ ہم روز بروز اپنے روزی رساں
 کی دی ہوئی روزی پر زندگی میں شاکر رہیں، اور
 اُس کے آل و اصحاب پر جنکے آثار اور اخبار سے
 ہم ہر طریقہ روزی طلبی کا کھانا ہی تاکہ ہم اُس کی

میش طالبی کے لیئے روزانہ اپنے رازق کے
 حضور سبجود و سرا فائدہ گئی ہیں ذاکر رہیں،

بعد حمد و صلوة کے عرض بہہ ہی کہ افضل
 المحمدين و اکمل المورخين مولانا شیخ جلال الدین
 سیوطی نے لکھا ہی کہ دو شخصوں نے یکے بعد
 دیگر میرے لباس التبحا کی اور کہا کہ حدیثوں میں
 جو دعائیں اور اذکار اور افعال ایسے مذکور ہیں
 کہ اُن سے کشش روزی کی ہوتی ہی اور کوشش
 رزق کسی کی جاتی ہی آپ اپنی شفقت و
 مرحمت سے لکھ دیجئے تاکہ جو لوگ تنگی روزی
 میں پرے ہیں اور ضیق معیشت میں پھنسے ہیں
 وہ اُنہیں ہمیشہ بطریق و وظیفہ پڑھا کریں، اور
 اسی وسیلے سے اپنے روزی دہندے کو
 یاد کرا کریں، تب اُنہوں نے اُنکی آرزو برار
 کرنے اور اُنکی روزی میں ترقی ہونے کے لیئے

اُن حدیثوں کو جنہیں وہ دعائیں اور اذکار اور افعال
 مذکور تھے دو فصاعوں میں جمع کیا اور اُس
 مجموعے کا نام حصول البرق بوصول الرق رکھا *
 چونکہ بالعمل اکثر لوگ بسبب کثرت عسرت کے
 اور تلبت یسرت کے تحصیل عربی سے محروم
 رہے ہیں اور اپنے کام نکالنے کے لیئے اُردو پڑھتے
 ہیں اس لیئے میں نے اُس مجموعے کا ترجمہ
 زبان اُردو میں کیا اور نام اُس کا و طیفہ روزی
 رکھا تاکہ عوام جو عربی نہیں جانتے ہیں اور اردو
 بخوبی سمجھتے ہیں اُنکے فوائد سے محروم نہ رہیں اور
 بوسیلہ اُنکے اپنے رازق حقیقی کو یاد کریں مگر
 اِس ترجمے میں سوائے اُن دو فصاعوں کے جو
 اصل کتاب میں موجود ہیں ایک خاتمہ برہمایا گیا
 اور اُس میں ادعیہ و اذکار کے متعلق ضروری
 باتیں لکھی گئیں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے

اُسکے اہتمام پر اور نصرت بخشے اُسکے اختتام پر

یہاں فصل ذکر اور دعاؤں کے بیان میں

[۱] طبرانی نے اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ

عنه سے روایت کی ہے کہ کہا اُس نے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کو

اپنی نعمت حاصل ہوئے میں اشتباہ ہو تو اُسے

چاہئے کہ وہ اکثر الحمد لله پڑھے ، اور جس کے گناہ

بہتایت کو پہنچے تو اُسے چاہئے کہ وہ استغفار

کریے ، اور جس کی روزی کے آنے میں دیر ہو

تو اُس کو چاہئے کہ وہ اکثر لا حول ولا قوۃ الا باللہ ط

پڑھے [یعنی نہیں ہی کسی کے لیئے کچھ سکت

* بہتر ہی کہ یہ استغفار پڑھے استغفر اللہ من کل ذنب

واقوب الیہ * یعنی میں آمرض چاہتا ہوں بر دیک اس کے

ہر گونہ گناہوں سے اور رجوع کرتا ہوں طرف اُسی کے *

اور نہ قوت مگر ساتھ اللہ کے [

[۲] اور احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کہا
اُس نے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو التزام کرے استغفار کا مہیا کریگا
اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے تنگی سے نکالنا اور
غم سے چھوڑنا اور رومی دیگا اُسے ایسی کہ
وہ اُسکا شمار نہیں کر سکیگا

[۳] اور روایت کی ہے ابو عبیدہ نے

قضائل قرآن میں اور ابو یعلیٰ نے اپنی مشیخت
میں اور ابن مرددیہ نے اپنی تفسیر میں اور بیہقی
نے شعب الایمان میں اور حارث ابن اُمامہ نے
ابن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اُس نے
میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
سنا ہے کہ جو شخص ہر شب سورہ دافعه

پر تھیکا وہ مصیبت فاقے کی نہیں کھینچے گا۔

[۴] اور ابن مردویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے اور انس نے پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے سورہ واقعہ سورہ

تو نگر می ہی سو پڑھو تم اُسکو اور سیکھا و

تم اُسے اپنے کرتے بالون کو

[۵] اور طبرانی نے اوسط میں عایشہ

رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے اور اُس نے پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب

اُتار دیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو زمین پر گھرا ہوا

آدم اور متوجہ ہو کر طرف کعبہ شریف کے دو

رکعت نماز پڑھی تب اللہ تعالیٰ نے الہام کیا

* یہ اس سورے کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نو نگر می عطا کرنا ہی

اور یہ سورہ سنائی ہوئی بارے میں سورہ احسن کے بعد ہے *

یعنی اُسکے دل میں دَآلَا اِس دعا کو اللہ
 اِلک تعلم سر بر بی و علا یمنی فاعلم معذرتی - و تعلم
 حاجتی فاعطی هو الی - و تعلم ما فی نفسی فاعف علی
 دینی ط اللہم اِنی اسأ لک اِماناً یبَاشِر قلبی و یغینا
 صَادِقاً حتّٰی اعلم انه لا یضیی الا ما کتبت لی - و ارضی
 بِمَا قَسَمْتَ لی * [یعنی یا اللہ تحقیق تو جانتا ہی
 چھپا اور کھلا میرا سو قبول کر تو معذرت میری -
 اور جانتا ہی تو حاجت میری سو بخش دے
 تو مجھے درخواست میری - اور جانتا ہی تو جو
 میرے دل میں ہی سو مناف کر تو گناہ میرا ط
 یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے میرے دل میں
 تھرا ہوا ایمان اور سچا یقین تاکہ میں اُس
 سے جانوں کہ بیشک نہیں پہنچے گا مجھ کو مگر
 جو تو نے میرے لیے لکھا ہی - اور راضی رہوں
 میں اُس پر جسے تو نے میرا نصیب کیا ہی]

جب آدم نے اس دعا کو پڑھا اللہ تعالیٰ نے اُسکے پاس وحی بھیجی اور کہا اے آدم مقرر بین نے قبول کی تو بہ تیرمی اور معاف کیا بین نے تیرے لیئے گناہ تیرا - اور جو شخص پکاریگا مجھے اس دعا کے وسیعے سے بخش دوں گا بین اُسکے لیئے گناہ اُسکا اور کافی ہوں گا بین اُسکو امر مہم بین اُسکے اور باز رکھوں گا بین اُس سے شیطان کو اور دور کروں گا بین اُسے پیچھے سے ہر تیر کے اور پیش آدگی آگے اُسکے دنیا ناک رگرتی ہوئی اگرچہ وہ اُسے نہیں چاہتا ہو * اور اس حدیث کا شاہد اور ایک حدیث ہی جسے روایت کیا ہی بیہقی نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے

[۶] اور روایت کی ہی ابو نعیم نے اور

خطیب نے مطابق روایت مالک کے اور دیلمی

نے مسند الفردوس میں علی رضی اللہ عنہ سے کہا اُس نے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھا ہر روز سو مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ * [یعنی نہیں ہی کوئی لائق بندگی کے سوا اے اللہ کے جو سچا پادشاہ ہی پادشاہت اُسکی ظاہر باہر ہی] اُسکو امن ہوگا فقر و فاقے سے اور التمت و انس ہوگا قبر کی وحشت سے

[۷] اور طبرانی نے ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کہا اُس نے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سورہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھ کر داخل ہوا اپنے مکان میں دور کریگا اللہ تعالیٰ فقر و فاقے کو اُس مکان کے رہنے والوں سے اور اُسکے پر دسیوں سے [۸] اور احمد نے ساتھ پکی سند کے

روایت کی ہے ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے
 کہ کہا اُس نے کہا ایک شخص نے
 اہی رسول خدا کیا آپ کی تجویز ہے کہ میں اپنے
 بالکل درد و دن کو گردانوں آپ کے لئے فرمایا
 آپ نے اس وقت کافی ہوگا اللہ تعالیٰ تیرے
 واسطے دنیا اور آخرت کے غم سے تیرے

[۹] طہرانی نے اوسط بین مائتہ ایسی سند کے

جسے ہیثمی نے بہتر کہا ہے علیہ رضی اللہ

عنہما سے روایت کی ہے کہ مقرر پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم پر تھا کرتے تھے اللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقًا

عَلَيَّ عَمَلِ كَمَرْ سَنِي وَ اَعْطَا اَمْرِي * [یعنی اے

اللہ مہیا کر تو میرے لئے کسادہ تر روزی

اپنی نزدیک میرے برہائیے کے اور نزدیک

منقطع ہوئے میرے امر کے]

[۱۰] اور مستغفری نے دعاؤں میں خاص

ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی
ہی کہ کہا اُس نے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کیا عین نہ بنائیں تمکو ایسی چیز
جو نجات دے تمکو اور یہ بچا دے تمکو روزِ بان
تمہاری سو پکارا کرو تم اللہ کو اپنے دن و رات
عین کیونکہ دعا یعنی پکارنا اللہ کو یہ ہتھیار ہی
مسلمان کا

[۱۱] اور اُسی نے روایت کی ہی
ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے کہ کہا اُس نے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا کہ تھے بعد نماز
فجر کے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ رِزْقًا طَیْبًا وَّ عِلْمًا زَافِعًا وَّ
عَمَلًا مَّعْبُوْلًا * [یعنی اے اللہ تعالیٰ عین مانگتا ہوں
تجھ سے پاک روزِ می اور عظیم نافع اور عمل
مقبول]

[۱۲] اور اُسی نے روایت کی ہی عراق

ابن مالک سے کہ وہ جب جمعے کی نماز سے فراغت کرتا تو آن کر صبحہ کے دروازے پر کھڑا ہوتا اور یہ دعا پڑھتا اللھم احسب دعوتک۔
 وَصَلِّتُ فَرَضَکَ۔ وَابْتَغَوْتُ کَمَا اَمَرْتَنِي۔ فَاَرَقُّبْنِي مِنْ فِصْلِکَ وَانْتَ خَيْرُ الرَّاقِبِینَ * [یعنی اے اللہ مان لیا میں نے تیرے پکارنا تیرا۔ اور سر تھی میں نے فرض نماز تیری۔ اور اُدھر اُدھر چل نکلا میں جیسے حکم کیا ہی مجھ پر تو نے۔ سو روز می عطا کر تو مجھے اپنے فضاں سے اور تو بہتر روز می دہندہ ہی ہمارے روز می دہندوں سے]

[۱۳] بخاری نے ادب منہ میں اور بزار می اور عاقظی نے روایت کی ہی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ بیشک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نوح علیہ السلام کے نزدیک موت آکر حاضر ہوئی تو اُس نے

اچھے بنتے سے کہا کہ میں حکم کرتا ہوں تجھے دو
 باون کا اور وہ یہ ہیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - وَهُنَّ اللَّهُ
 وَبَعْدِهِ * [یعنی نہیں ہی کوئی معبود قابل
 پرستش کے سوائے اللہ کے - اور ہم پاکی بیان
 کرتے ہیں اللہ کی ستائش کرتے ہوئے اسکی]
 کیونکہ یہ دونوں نماز ہیں ہر چیز کی اور انہیں
 سے رزق پہنچتا ہی ہر چیز کو * اور صحیح کہا ہی
 حافظ نے اس حدیث کو

[۱۴] اور مسند غفری نے جابر ابن عبد اللہ
 رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی کہ اُس نے کہا
 فرمایا یا غفر ہذا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
 میں حکم نکرون واسطے تمہارے اُس
 چیز کے پرہنے کا جسے نوح نے حکم کما تھا
 واسطے اپنے بپے کے پرہنے کے کہ وہ پرہے
 مُحَمَّدَانِ اللَّهُ وَبَعْدِهِ * [یعنی ہم پاکی بیان کرتے

ہیں اللہ کی ساتھ اس کی حمد کے [اور دہی نماز
 ہی ہر مخلوق کی اور ساری خالق اُسی سے
 رو رہی پاتی ہی

[۱۵] اور اُسی نے روایت کی ہی
 ان عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک شخص نے
 کہا یا رسول خدا میرے خرچ کے روپائے گھٹ
 گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ تو دور ہٹا ہوگا
 فرشتوں کی نماز سے اور مخلوقات کی تسبیح
 سے سو بڑھ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ - سُبْحَانَ اللَّهِ
الْعَظِيمِ - اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ * [یعنی میں پاکی بیان کرتا ہوں
 اللہ کی ساتھ اُسکی ستائش کے .. میں
 پاکی بیان کرتا ہوں عظمت والے اللہ کی - میں
 آمرزش چاہتا ہوں اللہ سے] سو بار مابین طلوع
 ہونے فجر کے جب تک تو نماز رہے فجر کی
 آویگی دنیا نزدیک تیرے تابعدار ہو کر ناک

رگرتی ہوئی *

[۱۶] اور اُسی نے روایت کی ہے
 عبد اللہ ابن زبیر کے بپے ہشام رضی اللہ عنہ کے عمر
 ابن الخطاب رضی اللہ عنہ پر ایک مصیبت
 پڑی سو وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 نزدیک آیا اور شکایت کی اُنکے پاس اُسکی
 اور عرض کیا اُنکے کہ وہ حکم کر دیں ایک
 وسق چھمارے کا واسطے اسکے دینے کے
 تب فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر
 چاہے تو تو میں حکم کروں واسطے تیرے ایک
 وسق چھمارے کا اور اگر چاہے تو تو سکھا دوں
 تجھے چند کلمے جو وہ بہترین واسطے تیرے

* وہی کہتے ہیں ساتھ صاع کو اور صاع چار س کا ہوتا ہی اور

من بیرہ چھتائیک اتوہائی تولیے کا *

بِرَبِّكَ اُس جھمارے کے سو پرہم * اللہ
 احفظہ بِالْاِسْلَامِ قَائِدًا - واحفظہ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا -
 وَلَا تَتَّخِذْ مِمَّنْ عَلَوْا - وَلَا حَاسِدًا * وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
 مَا نَبَتْ اَحَدٌ بِمَا صَنَعَتْ طَرَسَا لَكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي هُوَ
 بِمَدِّكَ كَلِمَةً * [یعنی امی اللہ تعالیٰ حفاظت کر تو
 میری بوسلہ اسلام کے جب میں بیٹھا
 رہوں - اور حفاظت کر تو میری بوسلہ
 اسلام کے جب میں سوتا رہوں اور مت لالچ
 ولا تو مجھ میں دشمن کو - اور نہ حاسد کو *
 اور پناہ لیتا ہوں میں نزدیک تیرے برائی سے
 اُن چیر و ن کی جو تیرے قصے میں ہیں ط اور
 مانگتا ہوں میں تجھ سے وہ بہتر چیزیں جو وہ سب کے
 سب تیرے پنجھے میں ہیں *

[۱۷] اور اُسی نے روایت کی اعلیٰ
 وحی اللہ عنہ سے کہ کہا اُس نے فرمایا مجھے پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ و سلم نے امی علی کون سی چیز
مرعوب ہی سمجھے پان سو بکریاں ساتھ اُنکے

چرواہوں کے دے دوں سمجھے یا پانچ بائین

ایسی کہ تو دعا مانگے بوسیہ اُنکے سو کہہ اَللّٰہم

اعمر لی دینی - و طیب لی کسبی - و وسیع لی فی

خلعی - ولا تمسعی مما قضیت لی - ولا تلذیبت بعی

الی سند صوفیہ عی : [یعنی امی اللہ بخش دے تو

میرے لیئے گناہ میرا - اور پاکیزہ کر تو میرے لیئے

کمائی میری - اور پھیلا دے تو میرے لیئے لڑکے

بالوں میں میرے - اور مت بار رکھ تو مجھ کو اُس

چیز سے جسے حکم کیا ہی تو نے میرے لیئے - اور مت لیما تو

مجھے طرف اُس چیز کے جسے باز رکھا ہی تو نے مجھ سے]

[۱۸] اور ہزار اور حاکم اور دعاؤں میں بیہقی نے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ کہا

اُس نے کہا میرے والد نے کیا میں نہ سمجھاؤں

تجھے وہ دعا جسے پیغمبر خدا علی اللہ علیہ
 وسلم نے سکھایا ہی اور فرمایا ہی کہ عیسیٰ پیغمبر
 نے سکھایا تھا اُسے اپنے حواریوں کو۔ اگر تجھ پر احد
 کے مفدار قرض ہو اللہ تعالیٰ ادا کریگا اُس قرض کو
 تیرے کہائین نے ہاں سکھانا دو مجھے تب کہا
 اُسکے والد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ اَللّٰهُمَّ يَا رَجَّ الْهَمَّ -
 كَاثِبَ الْكُرْبِ - مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُصْطَرِّ - رَحْمَنَ الدُّمَاءِ
 وَالْآخِرَةِ وَرَحِمَهُمَا - اَنْتَ رَحْمَانِي فَارْحَمْنِي رَحْمَةً
 نَّبِيِّكَ عَنْ سَوَالِ * [یعنی امی اللہ ہی تو غم کا
 مٹانے والا - بے چینی کا تالنے والا - مضطر کا بکا
 سنے والا - میرا برا مہربان دنیا اور آخرت میں اور
 خصوصاً رحم کرنے والا ہی آخرت میں - تو میرا برا
 مہربان ہی سو کر تو مجھ پر ایسی مہربانی جو مجھے

* حواری کہتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام کے مدگار شد کردوں کو
 ۱۔ اُحد ایک پہاڑ ہی درمیان مکہ اور مدینہ کیے نزدیک مدینہ کے *
 ۲۔

بے نیاز کر دے مجھے سوا ہر کسی سے [کہنا
 ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ پر ایک سو کا دین نہا
 اور بیٹن دین سے مایز ار رہا کرتا تھا سو اہل پر ہونے
 اس دعا کے تصور آتی دیر گزری تھی کہ اللہ تعالیٰ
 نے مجھے ایک فائدہ عنایت کیا کہ اُس سے اللہ
 تعالیٰ نے ادا کر دیا میرا وہ قرض جو مجھ پر تھا * اور
 عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہی کہ آسمان کا مجھ پر کچھ

* آسمان رضی اللہ عنہما ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی عایشہ رضی اللہ

عنہا کی بہن اور اُن کا لقب ذات الطوائین بھی ہی اور
 اسکی وصیہ ہی کہ جب یہ شجرہ اصلی اللہ علیہ وسلم اولاک
 رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا رکھتا حرمین شریف لیجاتے تھے آسمان
 نے اپنے کمر بند کے دو تکرے کر ایک ٹکڑا اُس کا آپ کے واسطے
 دو تکرے خان اور دوسرے تکرے کو آبلی مشک کا قسم
 بنا دیا پس کمر بند کے دو تکرے کرے کے سب وہ قبول یہ شجرہ اصلی
 اللہ علیہ وسلم کے ذات الطوائین یعنی دو کمر بند والی کہ ابائین *

دین تھا اور بین شرمندہ تھی اُس سے اور بین برہتی
تھی اُسی دعا کو سو تھوڑی ہی دیر میں بغیر میراث
اور صدقے کے مجھے ایک روپی پہنچی سو میں
نے ادا کیا اُس سے قریب اسکا

[۱۹] اور ابو داؤد اور دعاؤں میں یہ بھی ہے

روایت کی ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو امامہ کو دیکھا کہ
فرمایا کہ تیرا کیا حال ہے اُس نے کہا مجھے بہت غم
اور دین لاحق ہوئے ہیں تب فرمایا آپ نے
میں بتانا ہوں تجھے ایسی ایک بات کہ جب
کہے تو اُسے تو دور کر دے اللہ تعالیٰ غم کو تیرے
اور ادا کر دے تجھ سے دین تیرا سو برہم ہر فجر
اور شام کو اللهم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ -
وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسْلِ - وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبَنِ
وَالْجُلِّ - وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْبَةِ الدِّبَنِ - وَقَهْرِ الدِّجَالِ *

[یعنی اسی اند مقربین بنناہ مانگتا ہوں نزدیک تیرے
 غم و اندوہ سے۔ اور پناہ مانگتا ہوں نزدیک تیرے ناتوانی
 اور سستی سے۔ اور پناہ مانگتا ہوں نزدیک تیرے
 بزدلی اور بخل سے۔ اور پناہ مانگتا ہوں نزدیک
 تیرے دین کے غلبے سے۔ اور دجال کی چیرہ
 دستی سے] سو جب رہا یقین نے اُسے دور
 کیا اللہ تعالیٰ نے غم میرا اور ادا کیا مجھ سے
 دین میرا

[۲۰] اور بچتی نے علی رضی اللہ عنہ سے

* د حال لقب ہی مسیح نامے ایک۔ جھوٹے کا جو رہا ہو چکا ہی اور
 ایک آنکھ اُسکی اندھن ہی اور وہ خروج کریگا زمان آخر میں
 قریب قیامت کے اور وہ دعویٰ کریگا حدائی کا اور مبتلا ہونگے اکثر
 بے خدا کے ہاتھ میں اُسکے * اور جھوٹا دجال کی
 صفت سے متصف ہی وہ بھی مجازاً دجال کہلاتا ہی *

روایت کی ہی کہ ایک مکاتب اُسکے پاس
 آکر کہا: عانت کر تو میرے مال مکاتبت
 میں سو کہنا میں اب البتہ میں سکھلا سکتا ہوں
 تجھے کئی باتیں جنہیں سکھایا ہی تجھے
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اگر تجھ پر مانند
 ریگنوں کی دھیریوں کے دین ہو تو اللہ تعالیٰ
 ادا کرے تجھ سے اُسکو سو پر ہم اَللّٰهُمَّ اَكْبِرْ بِسَلَامِكَ
 عَنْ حَرَامِكَ - وَاعِظْ بِعَقَابِكَ عَنِ سَوَاكِ * یعنی
 اے اللہ کفایت بخش تو مجھے حلال دیکر اپنے
 بچا کر اپنے حرام سے۔ اور بے نیاز کر تو مجھے

* مکاتبت وہ غلام ہی جسے اُسکے مولیٰ نے کہا ہی اگر تو مجھے اس قدر
 مال دے سکے تو تو آزاد ہو جا دے۔ وہ اگر تجارت یا اور کسی
 طرح سے اس قدر مال ادا کر دے تو وہ آزاد ہو گا۔
 اور مال مکاتبت اُسی آزادی کے عوض مال کو کہتے ہیں *

بفضل اپنے تجھ سوا ہر کسی سے]

[۲۱] اور مستغفری نے روایت کی ہے

علی رضی اللہ عنہ سے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی
 نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ
 یہ فرشتے جو ہیں کھانا انکا تھاپیل اور تسبیح
 اور تحمید اور تمجید یعنی لا الہ الا اللہ کہنا اور سبحان اللہ
 پڑھنا اور الحمد للہ بولنا اور خدا کی ہر آئی بیان
 کرنی ہے سو ہمارا کھانا کیا ہے فرمایا پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے تم ہی اُسکی جس نے
 بھیجا ہے مجھے ساتھ حق کے زمین جلی ہے آگ
 آل محمد میں آج تک تیس دنوں سے اور
 اب مہین میں مجھے چند بکریاں سو اگر تو چاہے
 تو حکم کریں ہم تیرے لئے پانچ بکریاں دینے کا
 اور اگر چاہے تو تو سکھا دوں میں تجھے پانچ
 باتیں جنہیں سکھایا ہے مجھے جبریل نے سو پڑھ

} نَا اَوَّلَ الْاَوَّلٰی - وَ نَا اٰخِرَ الْاٰخِرٰی - وَ نَا دَا الْعُوْثِ
 } الشَّیْ - وَ نَا اَرْحَمَ الْمَسَاكِیْنِ - وَ نَا اَرْحَمَ الرَّاْحِمِیْنَ

[یعنی امی سارے پہلون کے پہلے - و امی
 سارے پیچھلون کے پیچھلے - و امی برے
 رور والے مضبوط - و امی سکینوں کے برے
 مہربان - و امی مہربانوں کے برے مہربان]

[۲۲] اور ابو یعلیٰ نے عائشہ رضی اللہ عنہا

سے روایت کی ہے کہ کہا اُس نے پیغمبر خدا

صالی اللہ علیہ وسلم جب آئے اپنے سونے کے

پیچھونے پر پڑھتے اللھم رب السموات السبع - ورب

العرش العظیم - الھ کل شیء - و مزل التورۃ والانجیل -

والفرقان - فالیق الحب والنوی ط اعوذ بک من شر کل

شیء انت آخذ بیدہ ط اللھم انت الاول فلیس بک

شیء - وانت الاخر فلیس بک شیء - وانت الظاہر

فلیس بک شیء - وانت الباطن فلیس بک شیء - اقض

عَمَّا دَلَّيْنِ وَأَعْمَامِنِ الْفَقِيرِ* [یعنی اے اللہ تو رب
 ہی ساتوں آسمان کا۔ یادِ رب ہی عظمت
 والے عرش کا۔ معبود ہی ہر شے کا۔ اور آثار نے
 والا ہی توریت اور انجیل اور فرقان کا۔ اور
 نکالنے والا ہی بہن اور گتھالیوں کی پتیوں کا ط
 یٹن پناہ لیتا ہوں نزدیک تیرے ہر چیز کی
 برائی سے جو تیرے قبضے میں ہی ط اے
 اللہ تو سب سے پہلے تھا سو نہ تھی کوئی چیز
 پہلے تیرے۔ اور تو سب سے پیچھے رہیگا
 سو نہ ہیگی کوئی چیز پیچھے تیرے۔ اور تو کھلا
 ہی سو نہیں ہی کوئی چیز پرے تیرے۔ اور تو
 چھپا ہی سو نہیں ہی کوئی چیز و رے تیرے۔

* فرقان کہتے ہیں قرآن شریف کو کیونکہ معنی اسکے فرق
 کرنے والا ہی اور قرآن فرق کرتا ہی درمیان حق و باطل کے۔

سو ادا کر دے تو دین ہمارا اولاً بے نیاز کر تو ہماریں
فتر وفاق سے]

[۲۳] اور طبرانی نے کبیر میں سائے ۷۴
سند کے روایت کی ہی قیاس بنت مخمرہ

سے کہ وہ جب اپنی خواہگاہ عین آتی بعد نماز
عشا کے تو پڑھتی * اَعُوذُ بِاللّٰهِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ السَّمَاتِ
الَّتِي لَا تَجَارِزُهَا بَرٌّ وَلَا فَاحِرٌ مِنْ شَيْءٍ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ
وَمَا يَعْجَرُ فِيهَا - وَسَيِّمًا نَزَلَ فِي الْأَرْضِ - وَسَيِّمًا
يَخْرُجُ مِنْهَا - وَشَوَاتِنِ النَّهَارِ وَطَوَارِقِ اللَّيْلِ إِلَّا طَارِقًا
يَطْرُقُ بِخَبْرٍ ط آمَنْتُ بِاللّٰهِ رَاغِبَةٌ بِاللّٰهِ ط الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي اسْتَسْلَمَ لِقُدْرَتِهِ كُلِّ شَيْءٍ - وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي دَلَّ
لِعِزَّتِهِ كُلِّ شَيْءٍ - وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَشَعَ لِمُلْكِهِ كُلِّ شَيْءٍ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي تَوَاضَعَ لِعَظَمَتِهِ كُلِّ شَيْءٍ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْأَلُكَ بِمَعَاذِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ - وَمِنْ تَهْوِیِ الرَّحْمَةِ مِنْ
کِتَابِكَ - وَجِدِّكَ الْاَعْلٰی وَاسْمِكَ الْاَكْبَرِ - وَکَلِمَاتِكَ

السَّامَاتِ الَّتِي لَا تَجَارِيهِمْ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ وَلَا بَرٌّ وَلَا فَاحِرٌ اِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا نَظْرًا
 مَرْحُومًا - لَا يَدْعُ لَهَا ذَنْبًا اِلَّا غَمْرًا - وَلَا يَفْغُرُ اِلَّا خَيْرًا
 وَلَا عَلَ وَاِذَا اَهْلَكْنَاهُ - وَلَا عَرِيًّا اِلَّا كَسُوفًا - وَلَا دَنِيًّا اِلَّا
 اَوْفًى - وَلَا اَمْرًا لِّمَاقِدِهِ فِي السَّائِيَةِ وَالْاٰخِرَةِ خَيْرًا اِلَّا
 اَعْطَيْنَاهُ - بِالرَّحْمِ الرَّاحِمِينَ ط اَمَّا لِلَّهِ رَاحَةُ يَدَيْهِ *

[یعنی میں پناہ لیتی ہوں ساتھ اللہ کے اور ساتھ
 اللہ کے اُن پورے کلموں کے جن سے تجاوز نہیں
 کر سکتا ہی کوئی نیکوکار اور نہ کوئی بدکار اُس
 برائی سے جو اُترتی ہی آسمان سے اور جو
 چڑھتی ہی اُس سے - اور اُس برائی سے جو
 اُترتی ہی زمین میں - اور اُس برائی سے جو
 نکلتی ہی اُس سے - اور دن کے فتنوں سے
 اور رات کے بُری چال چلنے والوں سے نہ
 رات کے اچھی چال چلنے والے سے ط میں
 ایمان لایا اللہ پر اور بھروسہ کیا اللہ پر ط سبب

تعریفین ہیں واسطے اللہ کے جسکی قدرت
 کے آگے ہر چیز نے گردن جھکائی ہے۔ اور
 سب تعریفین ہیں واسطے اللہ کے جسکی
 عزت کے آگے ہر چیز نے ذلت اُٹھائی ہے۔
 اور سب تعریفین ہیں واسطے اللہ کے
 جسکی پادشاہت کے آگے ہر چیز نے دل
 میں خوف کھایا ہے۔ اور سب تعریفین ہیں واسطے
 اللہ کے جسکی عظمت کے آگے ہر چیز نے
 انکسار اختیار کیا ہے طامی اللہ میں مانگتا ہوں
 بوسیلہ تیرے عرش کے محلّ عزت کے۔
 اور تیری کتاب کے محلّ رحمت کے۔ اور
 تیری برتر عظمت کے۔ اور تیرے بہت برے
 نام کے۔ اور تیرے اُن پورے کلموں کے
 جنہیں چھوڑ نہیں سکتا ہے کوئی نیکوکار اور
 نہ کوئی بدکار کہ تو ہمیں نظر رحمت سے نظر کر۔

ست چھوڑ کر تو ہمارے کسی گناہ کو بغیر معاف
 کیئے اُسکو ۔ اور نہ فقر و فاقے کو بغیر درست
 کیئے اُسکو ۔ اور نہ دشمن کو بغیر ہلاک کیئے
 اُسکو ۔ اور نہ برہنگی کو بغیر چھپائے اُسکو ۔
 اور نہ دین کو بغیر ادا کیئے اُسکو ۔ اور نہ
 کسی امر کو جس میں ہمارے لیئے دنیا و آخرت
 میں بہتری ہی بغیر دیائے اُسے ہمکو ۔ اسی
 مہربانوں سے برے مہربان طین ایمان لایا اللہ پر
 اور بھروسہ کیا اس پر [پھر بعد اسکے برہمتی
 سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس بار] یعنی میں پاکی بیان
 کرتی ہوں اللہ کی [اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس بار
] یعنی سب سنایش سزاوار ہیں واسطے
 اللہ کے [اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ چوتیس بار] یعنی اللہ
 بہت بزرگ ہی [* اور وہ کہتی تھی کہ ایک بار
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی اُنکے پاس آئی

اور اُسے ایک خادم مانکا سو آپ نے فرمایا
کہو تو میں بتا دوں تجھے خادم سے ایک بہتر
چیز اس نے کہا میں بتا دیجئے تب آپ نے حکم
کیا اُسکو واسطے سو بار پڑھنے اُنہیں تینوں ذکر
کے خواجگاہ میں بعد نماز عشا کے

[۲۶] ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں
ابو المنذر ہشام ابن محمد کی طریق پر روایت کی
ہی ابو المنذر سے اور اس نے اسکے باپ محمد سے
کہ حسن ابن علی رض کو معاویہ رض کی طرف
سے ایک لاکھ عطیہ ملتا تھا سو معاویہ نے اُسے
ایک سال بند کیا اور حسن ابن علی اُس
سبب سے بہت ہی تنگ دست اور محتاج
ہوئے * کہا ہی حسن رضی اللہ عنہ نے
کہ میں نے دوات طلب کی تاکہ معاویہ کو لکھوں
اور اپنے تئیں اُسے یاد دلاؤں پھر سوچ کر باز رہا

کہ پیغمبر خدا علی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا
 انہوں نے پوچھا کہ امی حسن تیرا کیا حال ہے سو
 کہا میں نے خیریت سے ہوں امی اما در شکات
 کی ہیں نے مجھ سے مال کے جاتے رہنے کی فرمایا
 کہا تو نے دوات مانگی تھی تاکہ تو تیرے ایسے ایک
 مخلوق کو لکھ کر اُسے یاد دلا دے کہا میں نے
 اِن ورزہ کیا کروں فرمایا آپ نے کہہ اَللّٰهُمَّ اَقِمْ
 فِی قَلْبِیْ رَحَاکَ - وَاقْطَعْ رَحَائِیْ عَنْ سِوَاکَ حَتّٰی
 لَا اَرْحُوْا اَحَدًا غَمْرَکَ ط اَللّٰهُمَّ وَمَا صَعَفْتَ عَمَّہٗ قُوْبِیْ -
 وَقْصُرْ عَمَّہٗ عَمَلِیْ - وَلَمْ تَنْتَهِ اِلَیْہِ وَغَبَّتِیْ - وَلَمْ یَبْلَعْہِ
 مَسْأَلِیْ - وَلَمْ یَجْرِ طَلِّ لِسَانِیْ - مِمَّا اَعْطِیْتَ اَحَدًا
 مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْبَعِیْنِ فَخَصْنِیْ بِہِ یَا رَبَّ
 الْعَالَمِیْنَ * [یعنی امی اللہ ڈال تو دل میں میرے
 امید تیری ذات کی - اور قطع کر تو امید
 میری تیرے سوا ہر کسی سے یہاں تک

کہ امید نہ رکھوں میں کیسی سوائے تیرے
 طامی اللہ جو چیر کہ اُسکے پائے سے میری
 قوت عاجز ہی - اور اُسکے حاصل کرنے سے
 میرا عمل قاصر ہی - اور اُسکے نزدیک میری
 خواہش نہیں آسکتی ہی - اور اُسکی گرد
 میرا سوال نہیں پہنچ سکتا ہی - اور جو میری
 زبان پر جاری نہیں ہو سکتا ہی وہ یقین ہی
 جسے عطا کیا ہی تو نے کسی کسی کو اگلے اور
 پیچھے لوگوں سے - اُس عنایت میں خاص
 کر تو مجھے امی رب سارے جہان کے [
 بھر کہا حسن رضی اللہ عنہ نے قسم خدا کی
 کہ میں نے ایک ہفتہ اُس دعا سے السحاح
 نہیں کیا تھا کہ معادے نے مندرہ لاکھ میرے
 پاس بھیجے * شکر گزار می کسی میں نے
 اللہ کی کہ وہ نہیں بھولتا ہی اُسکو جس نے اُسے

ماد کیا اور نہ میں نا امید کرتا ہی اُسکو جس نے اُسے
 پکارا * پھر اچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کو خواب میں کہ فرمایا حسن کیا حال ہی تیرا کہا میں
 نے خیریت سے ہوں یا رسول اللہ اور بیان کیا میں
 نے قصہ اپنا سو فرمایا آپ نے ایسا ہی حال ہوگا اُسکا جو
 امیدوار رہیگا خالق سے اور نہ میں امید رکھیگا مخلوق سے

دوسری فصاں فعلوں کے بیان میں

[۱] بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے کہ اُس نے کہا فرمایا پیغمبر
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو خوش آتا
 ہے کہ وسعت ہو اُسکے لیئے رزق میں اُسکے
 اور درنگی ہو اجل میں اُسکی تو اُسے چاہئے
 کہ وہ صلہ رحم کرے یعنی اپنے پدری اور مادری
 قربت داروں کے ساتھ ملاپ رکھے

[۲] اور ابن ماجہ نے انس ابن مالک رضی اللہ

عز سے روایت کی ہی کہ کہا اُس نے فرمایا
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دوست
 رکھتا ہی کہ برہا وے اللہ تعالیٰ اُس کے
 گھر کی خوبیاں تو اسے چاہئے کہ وضو کرے جب رکھا
 جاوے اور برہایا جاوے کھانا اسکا * اور
 مراد یہاں وضوے دونوں ہاتھوں کا دھونا ہی

[۳] اور عبدالرزاق نے اپنی تصنیف میں
 ایک مرد قریشی سے روایت کی ہی کہ کہا اس
 نے جب کسی طرح کی تنگی روزی میں واقع
 ہوتی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے اپنے
 اہل کو واسطے نماز پڑھنے کے اور یہ آیت
 پڑھتے ^{۱۰۰}وَامْرَأَتِكَ ^{۱۰۰}بِالصَّلَاةِ ^{۱۰۰}أَصْطَبِرْ ^{۱۰۰}عَلَيْهَا ^{۱۰۰}لَا تَسْأَلُكَ
 رِزْقًا ^{۱۰۰}لَنَحْنُ نَرْزُقُكَ ^{۱۰۰}ط ^{۱۰۰}وَالْآخِثَةُ ^{۱۰۰}لِلْمَعْوَى * [یعنی اور

* یہ آیت سولہویں پارے کے اندر سورہ طہ کے اخیر اُس کے
 آٹھویں رکوع میں ہی *

حکم کر تو اپنے اہل کو واسطے نماز کے اور
مداومت کر تو اس پر ہم نہیں چاہتے ہیں کہ تو
روزی دے اپنے تئیں طہم تجھے روزی
پہنچاویں گے طہ اور اچھی عاقبت ہی واسطے
پر ہیزگاروں کے]

[۴] اور سعید ابن منصور نے اپنے

مسند میں اور ابو المنذر نے اپنی تفسیر میں
یہ عمر کی طریق پر روایت کی ہے۔ عمر سے اور
اس نے عبید اللہ ابن اسلام کے بیٹے حمزہ سے
کہ جب آنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل
میں سختی اور تنگی تو آپ فرماتے اُنکو واسطے
پڑھنے نماز کے اور آپ پڑھتے وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ
وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ط نَحْنُ نَرْزُقُكَ ط وَ
الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى * [یعنی اور حکم کر تو اپنے اہل کو
واسطے نماز کے اور مداومت کر تو اس پر

ہم نہیں چاہتے ہیں تجھ سے کہ تو روزی دے
اپنے تئیں طہم تجھ روزی پہنچا دینگے اور
بہترین آخرت ہی واسطے پرہیزگاروں کے]

[۵] اور احمد ابن حنبل نے زہدین اور
ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں روایت کی ہے
ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ اس نے کہا جب پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل عین فقر و فاقے
کی مصیبت آتی تو آپ بکارتے اپنے اہل کو
واسطے نماز کے اور کہتے نماز پڑھو نماز پڑھو۔
کہا ہی ثابت نے جب اگلے پیغمبر دن میں کوئی
سخت امر درپیش ہوتا تو وہ سب چھوڑ
مشغول ہوتے طرف نماز کے

[۶] اور طبرانی اور ابن مردودہ نے روایت
کی ہے معاذ ابن جبل سے کہ اُس نے کہا سنا
میں نے فرماتے ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کو کہ امی لوگو اللہ سے ڈرنے کو تجارت تمہارا
 روزی پہنچے گی تم کو بغیر پونجی اور بغیر تجارت
 کے بعد اُسکے آپ نے یہ آیت پڑھی ^{۱۰} مَنْ
 بَدَقِ اللّٰہُ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَبِرَقَہٗ مِنْ حَمِیۡمٍ لَا یَحْسِبُ
 [یعنی جو دریگا اللہ سے مہیا کریگا اللہ اس کے
 لئے تنگی سے نکالنا اور غم سے چھوٹنا اور
 روزی دیگا اُسے ایسی کہ وہ اسکا شمار
 نہیں کرے کیگا]

[۷] اور روایت کی ہی احمد اور حاکم
 نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ذر
 رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اُس نے پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا پڑھنا اس

* یہ آیات اٹھائیسویں بارے کے اندر سورہ طلاق کے

پہلے ہی رکوع میں ہی *

اَسْتَكَامَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ
 حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَسُوْكَرْ لِّىَ اللّٰهُ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط
 اِنَّ اللّٰهَ بِالْاٰلِغِ اَعْبَرُ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا *

[یعنی جو دریگا اللہ سے مہیا کریگا اللہ واسطے
 اسکے تنگی سے نکالنا اور غم سے بچھوڑنا
 اور روزی دیگا اُسے یہاں تک کہ وہ اُسکا
 شمار نہیں کرے گیگا اور جو بھروسا رکھے گیگا
 اللہ پر وہ اسکے لئے ہر کام میں کافی ہوگا ط
 بیشک اللہ پہنچنے والا ہی اپنے ہر کام میں ط
 تحقیق اللہ نے تمہارا رکھا ہی واسطے ہر چیز کے
 ایک اندازہ اور صحیح کہا ہی حاکم نے اس حدیث کو
 [۸] اور احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے
 روایت کی ہی ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ کہا
 اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی بیشک بندہ محروم رہتا ہی رزق سے

اپنے بسبب گناہ کے جو اُسے لاحق ہوتا ہے

[۹] اور ابن ابی حاتم نے اپنی "تفسیر میں

روایت کی ہے عمر ان ابن حصبن رضی اللہ

عنه سے کہ کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

علہ وسلم نے جو شخص ہر طرف سے کنارہ

کش ہو کر رجوع کرے گا طرف اللہ کے کافی

ہوگا اللہ تعالیٰ واسطے اُس کے ہر میشت

میں اور روزی دیگا یہاں تک کہ وہ اُس کا شمار

نہیں کرے گیگا اور رجوع کرے گا طرف دنیا کے

اللہ تعالیٰ سونپیگا اُسے طرف اسی کے

[اصل کتاب کے چھاپنے والے نے لکھا ہے

کہ میں نے ایک مجموعے میں پایا ہے کہ جو شخص

جمعے کے دن بعد نماز کے اس آیت کو لکھ کر

اپنے گھر یا دوکان میں رکھے گا زیادتی دیگا اللہ تعالیٰ

اُس کے مال اور روزی میں اور وہ آیت یہ

ہی * وَلَعَلَّ مَكَّأً كَمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا
 مَعَاشًا ط قُلْ لِمَا تَسْكُرُونَ * [یعنی البتہ ہم نے
 قدرت تصرف دی تمکو زمین میں اور مہیا
 کیا ہم نے تمہارے لئے اس میں سامان
 زندگی کرنے کا ط تھوڑے ہو تم کہ شکر
 گزاری کرتے ہو]

* حانہ *

* دعاؤں کے آداب میں *

اب میں اس زمانے میں دیکھتا ہوں
 کہ اکثر لوگ وہ دعائیں جو حدیثوں میں مذکور
 اور تائیدات اُنکی اولیاءوں سے مشہور
 ہیں تاثر اعتماد اور انقیاد سے پڑھتے ہیں

• یہ آیت آسمان پر اُن کے اندر سورہ اعراف کے پہلے

اُس کے پہلے رکوع میں ہی *

اور اُن میں محنت و مشقت کرتے ہیں ،
 پر انکی تاثیرات سے فیضیاب نہیں ہوتے اور
 تہرات سے انکے محروم رہتے ہیں ، اس
 سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید انکے آداب میں
 کچھ خلل رہتا ہو یا جو رعایا میں اُن میں اتنی
 لازم ہیں انکا لحاظ نہیں رہتا ہے ، ورنہ مُرد
 تاثیر اُسکا برابر منقول ، اور مقبول اُنکی
 درگاہ باری میں ہمیشہ مامول ہے ، اس لیے
 میں نے چاہا کہ دعاؤں کے پڑھنے میں جو آداب مرقوم ہیں
 اور اُنکی مقبولیت کی جو اوقات معلوم ہیں ،
 انہیں مطابق روایت علمائے مجتہدین کے ، اور
 موافق اقوال فضائے مجتہدین کے ، یہاں
 لکھ دوں سو مولوی کبیر الدین آخوندی بعد
 چھاپنے اصل کتاب کے الگ ایک فصل
 آداب دعا میں اس کے ساتھ وصل کی ہے ،

اور اُس میں عبارت مولانا ابوالحسین رحمہ اللہ اس
 محمد جرمی کی جو آداب دعا میں حصین حصین میں
 موجود ہے بعینہا نقل کی ہے ”اب میں نے
 ترجمہ اُسی عبارت کا جو مختصر مدبہ ہے یہاں
 داخل کیا تاہم اُس کے مضامین کی رعایت
 کرنے اور اُس کی فیودات کے لحاظ رکھنے
 سے دعا خوانوں کے غنیمت دل کھائے“ اور انکو
 اُنکے پڑھنے کا ثمرہ ملے ”اور وہ ترجمہ یہاں سے
 شروع ہے کما ابوالحسین محمد رحمہ اللہ نے آداب
 دعا میں کے مامور اور منہیات کی قسم سے حد
 ہیں۔ بعضے اُن میں رکن ہیں دعا کے اور بعضے
 شرط ہیں اسکی اور بعضے ماسوا انکے ہیں
 اور سب کے سب دو فصلوں میں لکھے گئے

* پہلی فصل *

قاری کو چاہئے پرہیز کرنا حرام سے کھانے اور

پہننے اور کمانے ہیں - اور نیت خالص کرنی ساتھ
 اللہ کے - اور شروع کے پہلے کرنی نیک عمل
 کرنا - اور عمل کرنا دعا کا مستحق اور شدت
 کے وقت ہیں - اور پاک و پاکیرہ رہنا - اور
 با وضو ہونا - اور قیام رو ہو کر پڑھنا - اور نماز
 پڑھنی - اور گھڑیوں پر بیٹھنا - اور سادہ و صفت بیان
 کرنا اللہ تعالیٰ کی پہلے اور پیچھے دعا کے - اور
 درود بھیجنا یا غمخیز خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح
 آگے اور پیچھے اسکے - اور پھیلا کر اُتھانا
 دونوں ہاتھوں کا برابر دونوں شانوں کے یہاں
 تک کہ دونوں بغاں نظر آئے لگے - اور
 باادب رہنا - اور اچھے سائیں حقیر و ذلیل سمجھنا
 - اور بچاویئے آنکھ اُتھا کر دیکھنا طرف
 آسمان کے - اور مانگنا اللہ تعالیٰ کی ذات
 پاک سے بوسیلہ اُسکے نیک ناموں کے اور

اُسکی برتر صفتوں کے - اور احترار کرنا دعاؤں
 کے اندر کسب جمع یعنی قایم اور ردیف لانے
 سے - اور اُس میں تکلف کرتے سے - اور
 پرہیز کرنا نعمتوں کے ساتھ رہنے سے - اور راگ
 راگنی کے ساتھ گانے سے نہ خوش آدازی اور
 خوش الحانی سے - اور دسبہ بیکرنا اُن میں
 طرف اللہ کے بوسیہ اُسکے پیغمبروں کے
 اور اُسکے نیک بندوں کے - اور پرہیز میں
 آداب پست لرنی - اور اقرار اپنے گناہوں کا
 کرنا - اور اختیار کرنا دعاے ماتور کا پڑھنا یعنی
 وہ دعا جو ساتھ صحت سند کے مقبول ہی
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیونکہ اُنہوں
 نے اپنی حاجت کبھی نہیں مانگی ہی سوائے
 اللہ کے کسی سے [اور جو دعا اُنہوں نے
 مانگی ہی وہ مقبول ہوئی ہی سو اُنکی دعاؤں کا

مضمون درگاہ بنامی بین قابل قبول ہی [- اور
 اختیار کرنا دعاے جامع یعنی ایسی دعا جس کے
 مضمون بین بہت وسعت ہو اور شامل ہو
 بہنرمی غرضوں کو - اور ابتدا دعا کا کرنا واسطے
 اپنے پھر واسطے اپنے باب کے اور واسطے
 اپنے مسلمان بھائیوں کے - اور امام کو نہیں
 چاہئے دعا میں خاص کر لینا اپنے کو - اور مانگنی
 مراد دعاوں میں اللہ تعالیٰ سے ساتھ پورے
 قصد کے - اور دعا کرنا بہت ہی خواہش و
 رغبت سے - اور اسے دل کے اندر سے
 نکالنا برے حد و جہد سے - اور پڑھتے وقت
 دل کو ہر آن حاضر رکھنا - اور اس میں اچھی
 اُسید رکھنی - اور بار بار پڑھنا کہ کمتر نہو تین بار
 سے - اور اُس میں السحاح و راری کرنا * اور
 کسی طرح الہی مصیبت سے دعا نہ مانگنا - اور

صلہ رحم یعنی پدری و مادر می قرابت داروں
 سے انقطاع کرنے کی دعا نہ مانگنا۔ اور نہیں
 چاہئے دعا کرنی واسطے کسی امر کے جو
 ہو تکا ہی۔ اور نہیں چاہئے دعائیں حد سے تجاوز
 کرنا اور ایسے حوصلے سے برہم جانا اس طرح پر
 کہ جس کا ہونا محال ہی یا وہ معی بن محال کے
 ہی اسے مانگنا۔ اور سوائے اسکے ہر طرح کی
 حاجت مانگنا صحیح ہی۔ اور نہیں چاہئے خاص
 ایک جہزہ بنا لینا واسطے پر تھنے دعا کے۔
 اور دعا بر تھنے والے اور سننے والے کو آمین کہنا۔
 اور بعد دعا سے فراغت کرنے کے اپنی دونوں
 ہتھیلیوں سے منہ کا مسح کرنا * اور جلدی
 نہ کرنی اگر اجازت دعائیں دیر ہو۔ اور نہ چاہئے کہنا
 کہ دعا مانگی تھی میں نے اللہ تعالیٰ سے سو اس نے
 میری دعا قبول نہیں کی *

* دوسری وصل *

دعاؤں کے مقبول ہونے کی اوقات سے
 شب قدر ہی [سو وہ اکثر وہاں کے نزدیک شہر
 رمضان کے چھبیسویں دن گذرے ستائیسویں
 تاریخ کی رات ہی] اور روز عرفہ [اور وہ
 شہر ذی الحجہ کی نوین تاریخ ہی] اور
 شہ جمعہ اہل سے آخر تک - اور پچھلی
 آدھی رات - اور پہلی تہائی - اور تھیک
 وقت آدھی رات کا * اور ساعت جمعہ مقبول
 ہونے میں دعا کے بہت ہی مرجو ہی - وقت
 اُس کا جب امام خطبے کے اندر بیٹھتا ہی
 نب سے نماز جمعہ کے تمام ہونے تک یا جب
 نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہی تب سے
 سلام پھرنے تک اور اُس وقت دعا پڑھنے والا
 کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہو - اور نزدیک بعضوں کے

وہ وقت ہی بعد نماز عصر کے آفتاب کے
 دوہانے تک - اور نزدیک بعضوں کے روز جمعہ
 کی اخیر ساعت کا وقت اخیر - اور نزدیک
 بعضوں کے ب. طالع مسر قبل طالع آفتاب -
 اور نزدیک بعضوں کے بعد طالع ہوتے ہی
 آفتاب کے اور نزدیک ابوذر غفاری رضی اللہ
 عنہ کے وہ وقت بعد آہلنے آفتاب کے بعد ار
 ایک ذراع کے اور کہا ہی ابو الخیر محمد نے کہ
 بالحاط مجتمع ہونے اُن حدیثوں کے کہ بیغمبر
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس باب میں مروی
 ہیں میرے اعدائے ہیں وہ وقت جمعے کی نماز
 میں امام کے سورہ فاتحہ شروع کرنے کے وقت
 سے اُسکے آمین کہتے تک ہی « اب یہاں
 سے ترجمہ تمام اور میرا کام کا انجام ہوا اگر
 کسی کو اس باب میں اس سے زیادہ معلوم کرنا

منظور ہو تو وہ کسی عالم سے حصن حصین
 سکر یا پڑھکر منصور ہو * والحمد لله علی انتہائہ
 والصلوہ علی سید الانبیاء وعلی آلہ واولیائہ اجمعین *

* نغمہ *

* تاریخ احمدیہ از مدرجہ کے نام و مقام میں *
 ش * شمار آسکے اتمام کا ہی نفیس *
 می * یہ تیرہ صدی سچ گستاخے تو بیس *
 خ * خدا کے کرم سے ہوا یہ تمام *
 غ * غرض دلکو فرصت ہوئی لاکلام *
 ل * ان پیغمبر سے ہیں یہ دعا *
 ا * انہیں پر ہم بر آدبے ترا دعا *
 م * مراد دلی سب دعا سے مائے *
 ق * قضائے حوادث دعا سے تائے *
 ا * ادب سے دعاؤں کو گر تو پڑھے *
 و * در گنجی تجھ سر نیکیوں گھاں پرے *

- * ریاست بہشت کی دعا پڑھ کے لے *
- * بزرگی بشر کو دعا سے ملے *
- * الم غم بہ سب کچھ دعا سے ملے *
- * بلا و مصیبت دعا سے کٹے *
- * ننہی بزرگتین اور ننہی روزیان *
- * اگر لے تو کر تو دعا خوانیان *
- * ہم اور ہمارے بچے کو اُسکے مدام *
- * یکایک کو پھینچو درد اور سلام *
- * جو کچھ وجہ تیرے جسم کا نام و نشان *
- * حروف مصرعہ ہی وہ بیان *

* چھاپا تمام ہوا *

سنہ ۱۲۸۰ ہجری کی ۳ جمادی الاول اور

سنہ ۱۸۶۳ عیسوی کی ۱۸ ماہ اکتوبر میں

یکشنبہ کے دن *

